تاریخ الردّۃ

جناب ڈاکٹر خورشید احمد فارق صاحب استاد ادبیات عربی دلّی یونیورسٹی دلّی

(۱۲)

واقدی:- ہمارے مدرسۂ تاریخ کی متفقہ رائے ہی کہ خالد بن ولیدؓ یمامہ سے مدینہ آئے (اور وہاں سے براہِ راست عراق نہیں گئے (جیسا کہ ایک دوسرے مدرسۂ تاریخ کا دعویٰ ہی) اُن کے ساتھ بنو حنیفہ کے ستر اکابر کا ایک وفد تھا جس میں مجّاعہ بن مُرارہ اور اُن کے بھائی بھی تھے۔ ابو بکر صدیق رض نے ارکان وفد کو باریابی کی اجازت نہیں دی، وہ عمر فاروق رض کے پاس گئے اور کہا کہ خلیفہ سے ہماری باریابی کی سفارش کیجیے، اس وقت عمر فاروقؓ ایک بڑے پیالہ میں جس میں روٹی تھی بکری کا دودھ دوہ رہے تھے اور جنگ یمامہ میں شہید انکے بھائی زید بن خطاب کے دو بچے اُن کی پیٹھ پر کود پھاند کے کھیل میں مشغول تھے، وفد نے کہا ہمیں پناہ دیجئے" عمر فاروق رض نے پوچھا تم لوگ کون ہو؟ ہم نے اپنا حسب نسب بتایا، عمر فاروق رض نے دودھ روٹی والا پیالہ آگے بڑھایا اور کہا کھاؤ، ہم نے تھوڑا سا کھایا، پھر میں نے ان دونوں بچوں کے بارے میں پوچھا تو انھوں نے کہا یہ زید بن خطّاب کے لڑکے ہیں، یہ سنکر ہم خطاوار اتہ سر جھکا کر خاموش ہو گئے کیونکہ ہم ہی زید کے قاتل تھے، عمر فاروقؓ ہمیں خاموش دیکھ کر بولے: جو ہونا تھا ہو گیا، یہ بتاؤ تم لوگ کیوں آئے ہو۔ یہ سُنکر ہماری ہمّت بڑھی اور ہم نے کہا: ہمیں مدینہ میں بند کر دیا گیا ہے، نہ تو ہم ابو بکر صدیق سے مل سکتے ہیں، نہ وطن لوٹ سکتے ہیں۔ عمر فاروق:۔ تم عہد کرو کہ اسلام اور مسلمانوں کے خیر اندیش رہوگے، ہم نے یہ عہد کر لیا۔ عمر فاروق:۔ کل اسی وقت مجھ سے آکر ملو میں تمہیں ابو بکر کے پاس لے چلوں گا۔ دوسرے دن ارکانِ وفد مقررہ وقت پر عمر فاروق کے پاس آئے، وہ اُن کو لیکر ابو بکر صدیق کے پاس گئے۔

زید بن اسلم اپنے والد کے حوالے سے کہتے ہیں:۔ "جب بنو حنیفہ کا وفد ابو بکر صدیق رض کی خدمت میں

باریاب ہوا تو اُنھوں نے کہا: تمہارا بُرا ہو، اس نے خوب تمہاری مٹی خراب کی اور خوب ہتھکنڈوں میں پھانسا!" ارکانِ وفد:۔ جی ہاں، آپ کو جو کچھ ہمارے بارے میں معلوم ہے درست ہے۔" وثیمہ (بن موسیٰ) نے اپنی کتاب الردّۃ میں لکھا ہو کہ وفد کی طرف سے جس شخص نے ابوبکر صدیق رضؓ سے گفتگو کی وہ بنو سُعیم کا ایک فرد تھا، اس نے کہا:۔ خلیفہ رسول اللہؐ، مسیلمہ منحوس آدمی تھا جس کو شیطان نے سبز باغ دکھائے اور جو اپنے دل کے خوش نما دھوکوں میں مبتلا ہوا اور اپنی قوم کو بھی ان خوش نما دھوکوں میں پھانسا، آخرکار وہ اور اُس کے ہم قوم دونوں تباہ ہوئے۔ اسلم کہتے ہیں کہ یہ معذرت آمیز الفاظ سُن کر ابوبکر صدیقؓ مُجّاعہ کی طرف متوجہ ہوئے اور کہا: مُجّاعہ تم مسیلمہ کا ہراول دستہ لیکر نکلے اور پھر خالد کے ہاتھوں پکڑے گئے۔" مُجّاعہ:۔ جی نہیں خلیفہ رسول اللہ میں نے ایسا نہیں کیا، میں تو ایک نُمیری عرب کی تلاش میں نکلا تھا جس نے ہمارے ایک آدمی کو قتل کر دیا تھا، اس اثنا میں خالد کے سواروں نے ہمیں آلیا، آپکو یاد ہوگا میں رسول اللہؐ کی خدمت میں حاضری دے چکا ہوں"، ابوبکر صدیق رضؓ نے قطع کلام کر کے کہا: صلی اللہ علیہ وسلم کہو، مُجّاعہ نے حکم کی تعمیل کی۔ مُجّاعہ: پھر میں اپنی قوم کے پاس چلا گیا اور مسیلمہ نیز اس کی تحریک سے دور رہا اور اب تک ہوں، اس کے علاوہ میں خالد کو جب کبھی اُنھوں نے مجھ سے رجوع کیا مخلصانہ مشورہ دیتا رہا ہوں، ہم آپ کے پاس اس لئے آئے ہیں کہ آپ ہماری قوم کے خطاکاروں کو معاف کریں اور اُن کی توبہ قبول فرمائیں، میرے سارے ہم قوم پھر سے اسلام کے وفادار ہو چکے ہیں" ابوبکر صدیق رضؓ:۔ کیا میں نے خالدؓ کو پے در پے نہیں لکھا کہ کسی بالغ حنفی کو زندہ نہ چھوڑیں؟ مُجّاعہ:۔ خدا نے جو کیا اس میں آپ اور خالد دونوں کے لئے خیر و برکت ہے، اس کے علاوہ سب حنفی مشرف بہ اسلام ہو گئے ہیں" ابوبکر صدیق رضؓ:۔ خدا کرے خالد کی صلح میں ہم سب کی بھلائی مضمر ہو، تم لوگ مسیلمہ کے جال میں کیسے پھنس گئے؟" مُجّاعہ:۔ خلیفہ رسول اللہؐ آپ مجھے اُس کے پیروؤں میں داخل نہ کیجئے، خدا فرماتا ہے:۔ لاتزر وازرۃ وزر اُخریٰ (کوئی شخص دوسرے کے جرم کا ذمہ دار نہیں ہوتا)" ابوبکر صدیقؓ:۔ مسیلمہ اپنے پیروؤں کو کیسی وحی سُناتا تھا؟ مُجّاعہ نے یہ بتانا مناسب نہ سمجھا، ابوبکر صدیقؓ:۔ تمہیں بتانا ہوگا، میں تاکید کرتا ہوں" دوسری روایت ہے کہ

سُحیمی نے جس کا اوپر ذکر ہوا، ابوبکر صدیقؓ کو مسیلمہ کی وحی کا یہ نمونہ سُنایا: یاضِفدع بنت ضِفدعین لحسن ما تنقنقین، لا الشارب تمنعین ولا الماء تکدرین، اُمکثی فی الأرض حتی یأتیک الخفاش بالخبر الیقین، لنا نصف الارض ولقریش نصفها ولکن قریش قوم لا یعدلون ۔ اے مینڈکی بڑی سہانی ہے تیری الاپ، تو نہ کسی کو پانی پینے سے روکتی ہے، نہ پانی کو گدلا کرتی ہے، تالاب کے باہر کی رہنا جب تک چمگادڑ یقینی خبر لائے، آدھی زمین ہماری اور آدھی قریش کی لیکن یہ لوگ انصاف سے کام نہیں لیتے" ابوبکر صدیق رضؓ نے انا للہ پڑھی اور کہا:- واہ ری وحی، کیسا بے تکا اور مہمل کلام ہے، اسی کی بدولت تمہیں یہ دن دیکھنا نصیب ہوا! شکر ہے اس معبود کا جس نے اُس کو ٹھکانے لگایا" وفد نے ابوبکر صدیق رضؓ سے وطن لوٹنے کی اجازت مانگی، اُنھوں نے دیدی اور ایک تحریر دی جس میں ان کو جان و مال کی امان دیگئی تھی۔

یعقوب زُہری نے اپنی کتاب میں لکھا ہے کہ جب بنو حنیفہ کا وفد مدینہ آیا تو ابوبکر صدیق رضؓ نے منادی کرادی کہ کوئی شخص نہ تو ارکانِ وفد کو پناہ دے نہ اُن سے بیعت لے، نہ ٹھہرائے اور نہ بات کرے، وفد نے سارے شہر کا گشت کیا لیکن کسی نے اُن سے بات نہ کی اور نہ بیعت لی۔ مدینہ کی فضا اُن پر تنگ ہوگئی، ان سے لوگوں نے کہا کہ عمر فاروق رضؓ سے ملو، جب وہ ملنے گئے تو عمر فاروقؓ ایک پیالہ میں جس میں روٹی تھی بکری کا دودھ دوھ رہے تھے، وفد کو دیکھکر وہ جلد جلد دوہنے لگے اور دودھ اتنی تیزی سے پیالہ میں جمع ہوا کہ روٹی تیرنے لگی، دودھ دوھ کر اُنھوں نے پیالہ رکھدیا اور نوواردوں کو کھانے کی دعوت دی، سب نے مل کر دودھ روٹی کھائی، پھر وفد کے ارکان نے کہا "ہم خدا کی پناہ مانگتے ہیں کہ دوسرے باغی قبیلوں کا اسلام قبول کیا جائے اور ہمارا رد کردیا جائے، ہم اقرار کرتے ہیں کہ خدا کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمدؐ اس کے رسول ہیں، اور خدا پرست چھپی اور کھلی باتیں روشن ہیں" عمر فاروق:- قسم کھا کر کہو کہ جو زبان سے کہہ رہے ہو وہی تمہارے دل میں ہے" وفد نے قسم کھائی۔ عمر فاروقؓ:- سپاس گذار ہوں اُس مالک کا جس نے اسلام کے ذریعہ ہمیں عزت عطا کی اور ہم میں سے جنھوں نے اسلام سے بغاوت کی اُن کو طوعًا و کرہًا پھر اس کا حلقہ بگوش بنادیا، کیا تم میں سے کوئی زید بن خطاب کا قاتل ہے؟ ارکان وفد: یہ معلوم

کرکے آپ کیا کریں گے؟ عمر فاروق رضہ نے اپنا سوال پھر دُہرایا۔ ابومریم کھڑا ہوا اور بولا: زید کو میں نے قتل کیا ہے۔ عمر فاروق رضہ نے قتل کی تفصیل دریافت کی تو ابومریم نے کہا: پہلے ہم تلواروں سے لڑے اور جب وہ ٹوٹ گئیں تو نیزہ بازی کی اور جب نیزے بھی ٹوٹ گئے تو ہم دونوں گتھ گئے۔ میرے پاس خنجر تھا اس سے میں نے زید کا خاتمہ کردیا۔ عمر فاروق رضہ بھائی کی بچّی سے جوان کے پاس تھی بولے: " بیٹی یہ ہے تیرے باپ کا قاتل"۔ لڑکی نے سر پر ہاتھ رکھا اور ہائے ابّا، ہائے ابّا کہہ کر چیخنے لگی۔ عمر فاروق رضہ وفد کو لیکر ابوبکر صدیق رضہ کے گھر چلے اور وہاں پہنچکر وفد کے لئے اجازت لی۔ ارکانِ وفد نے ابوبکر صدیق رضہ کے سامنے انہی الفاظ میں اپنے مخلص مسلمان ہونے کا اقرار کیا، جس میں عمر فاروق رضہ کے سامنے کیا تھا۔ اُنھوں نے عمر فاروق کو قسم دیکر کہا ہمارے اقرار کی شہادت دیجئے" انھوں نے دیدی۔ ابوبکر صدیقؓ نے خدا کا شکر ادا کرکے پوچھا: آپ لوگوں میں عامر بن سلمہ کے کنبہ کا کوئی شخص ہے؟ خالد بن ولید: آپ عامر کے رشتہ داروں کو معلوم کرکے کیا کریں گے، آپ کے سامنے اہلِ یمامہ کا سردار مُجّاعہ موجود ہے"۔ ابوبکر صدیقؓ نے اپنا سوال دُہرایا: وفد کے لوگوں نے کہا: ہمارے ساتھ ایسا کوئی آدمی نہیں"۔ ابوبکر صدیقؓ: ثُمامہ بن اُثال کے خاندان کا کوئی شخص؟ خالد بن ولید نے پھر کہا: آپ ثُمامہ کے کنبہ والوں کا کیا کریں گے۔ اہلِ یمامہ کا سردار مُجّاعہ حاضر ہے" ابوبکر صدیقؓ: رسول اللہؐ نے اس خاندان کو پسند فرمایا تھا، میں بھی ایسا ہی کرنا چاہتا ہوں" وفد کے ایک رُکن مُطرف بن نعمان بن سلمہ نے کہا: عامر بن سلمہ اور ثُمامہ بن اُثال میرے چچا تھے، ابوبکر صدیقؓ نے اُن کو یمامہ کا حاکم مقرر کردیا۔ ابوبکر صدیقؓ نے خالدؓ سے ان لوگوں کے نام دریافت کئے جو جنگِ یمامہ میں امتیازی شان سے لڑے تھے۔ خالدؓ نے کہا: لڑائی میں براء بن مالک سب سے بازی لے گئے۔

خالدؓ مدینہ آئے تو کوئی گھر ایسا نہ تھا جہاں صفِ ماتم نہ بچھی ہو کیونکہ ہر گھر کا کوئی نہ کوئی فرد جنگ میں مارا گیا تھا، یہ دیکھکر ابوبکر صدیقؓ بھی روئے اور بولے: اس ماتم نے ہماری فتح کو کتنا بے کیف بنا دیا ہے، بخدا ثابت بن قیس کو انصار اپنی آنکھوں اور کانوں سے زیادہ محبوب رکھتے تھے"۔

یمامہ کی لڑائی ربیع الاول ۱۲ھ میں واقع ہوئی، مسلمان شہیدوں کی تعداد کے بارے میں مورخ مختلف الرائے ہیں، اُن کی سب سے زیادہ تعداد ابوبکرصدیق رض کے خالدؓ کو لکھے اُس خط سے ظاہر ہوتی ہے جس میں تھا: "تم شادی بیاہ رچاتے ہو حالانکہ تمہارے دروازہ پر بارہ سو مسلمانوں کا خون خشک بھی نہیں ہونے پایا!" سالم بن عبداللہ بن عمر کی رائے ہے کہ کل سات سو مہاجر و انصار مارے گئے۔ زید بن طلحہ کہتے ہیں کہ مقتولین میں ستر قریشی، ستر انصاری اور پانچسو دوسرے آدمی تھے۔ ابوسعید خدری: ایسی چار لڑائیاں ہوئی ہیں جن میں ہر ایک میں ستر انصاری مارے گئے، جنگِ اُحد، جنگِ بیرمعونہ، جنگِ یمامہ، جنگِ جسر جس میں صحابی ابوعُبید ثقفی مارے گئے تھے، سعید بن مُسیّب صرف تین جنگوں میں انصار کے مرنے والوں کی یہ تعداد بتاتے ہیں، بیرمعونہ کی جنگ اُن کی فہرست سے خارج ہے۔

عمر فاروق نے ایک دن جنگ یمامہ اور اس میں شہید ہونے والے مہاجر و انصار صحابہ کا ذکر کرتے ہوئے کہا: دشمن کی تلوار پُرانے مہاجر و انصار پر بُری طرح ٹوٹ پڑی تھی، اس دن انہی پر ہمارا سارا دارو مدار تھا، اُن کو اندیشہ تھا کہ کہیں اسلام کا چراغ گل نہ ہوجائے، وہ خائف تھے کہ اسلام کا دروازہ ٹوٹ گیا تو مسیلمہ اس میں گھس پڑیگا، اُن کی قربانی سے خدا نے اسلام کو بچالیا، دشمن کو سرنگوں کیا اور توحید کا جھنڈا اونچا رکھا۔ (ص ۲۶۳) ایک قول یہ ہے کہ اُس دن اے قرآن والو! اے قرآن والو! کا نعرہ سُن کر پُرانے آزمودہ کار صحابہ ایک ایک دو دو لبیک کہتے آگے بڑھتے اور بڑی تعداد میں مارے جاتے۔ خدا اُن پر رحم فرمائے۔ اگر ابوبکر صدیق حفاظِ قرآن کی بڑھتی ہوئی اموات کے پیشِ نظر قرآن جمع نہ کرلیتے تو مجھے اندیشہ تھا کہ دشمن سے اگلے مقابلوں میں مشکل ہی سے کوئی حافظ قرآن بچیگا۔

جنگِ یمامہ میں جب ثابت بن قیس بن شماس جن کے ہاتھ میں انصار کا جھنڈا تھا اور جو اُن کے خطیب اور بڑے لیڈر تھے شہید ہوئے تو ایک مسلمان نے اُن کو خواب میں دیکھا۔ انھوں نے کہا:- میں تم کو تاکید کرتا ہوں غور سے سنو اور یہ کہکر کہ خواب کی بات ہے اس کو نظرانداز نہ کردینا۔ کل جب میں قتل ہوا تو نجد کے مضافات کا ایک شخص آیا اور میری زرہ بکتر اتار کرلے گیا۔ اس کا خیمہ لشکرگاہ کے بالکل

آخر میں ہے اور اُس کے خیمہ کی بغل میں ایک گھوڑا ہے (؟) تم خالد بن ولید کو اس واقعہ کی خبر کرنا تاکہ وہ کسی کو بھیجکر زرہ بکتر منگوالیں، اور جب خلیفہ رسول اللہؐ سے تمہاری ملاقات ہو تو اُن سے کہنا میں اتنا اتنا مقروض ہوں اور اتنا اتنا قرضدار، میرے دونوں غلام سعد اور مبارک آزاد کردیئے جائیں، دیکھو میرا یہ پیغام ضرور پہونچادینا اور یہ کہہ کر نہ ٹال دینا کہ یہ خواب ہی اس کا کیا اعتبار۔

صبح کو وہ شخص خالد بن ولیدؓ کے پاس آیا اور اُن سے خواب بیان کیا، خالدؓ نے آدمی بھیجے جنھوں نے خواب میں بتائی ہوئی جگہ زرہ بکتر پائی۔ انھوں نے ثابت بن قیسؓ کی باقی وصیت بھی پوری کرادی ہمیں نہیں معلوم کہ ثابت بن قیسؓ کے علاوہ کسی دوسرے مسلمان کی وصیت موت کے بعد پوری کی گئی ہو۔ واقدی نے لکھا ہے کہ خواب بلال بن حارثؓ نے دیکھا تھا، وہ کہتے ہیں کہ میں نے قصہ خواب کے بارے میں عبداللہ بن جعفر سے بات کی تو انھوں نے کہا کہ عبدالواحد بن عون نے بلال کی سند میں مجھے بتایا کہ جب ہم یمامہ سے مدینہ آرہے تھے تو میں نے خواب میں دیکھا کہ سالم مولی ابی حذیفہ مجھ سے کہہ رہے ہیں کہ میری زرہ بکتر ایک ہانڈی کے نیچے "قافلہ کی اس جماعت کے پاس ہے جن کے ساتھ سیاہ وسفید گھوڑا ہے، صبح کو تم اُن کی ہانڈی کے نیچے سے جاکر نکال لانا، اور میرے گھروالوں کو جاکر دینا، میرے اوپر کچھ قرض ہے وہ زرہ بکتر سے ادا کردیں گے۔ میں اُن لوگوں کے پاس گیا جن کی خواب میں نشان دہی کی گئی تھی، ہانڈی آگ پر چڑھی تھی، میں نے اُسے پھینک دیا اور زرہ بکتر لے لی، مدینہ پہنچکر میں نے ابوبکر صدیق سے خواب بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں تمہاری بات کا یقین ہے ہم سالم مولی ابی حذیفہ کا قرض ادا کردیں گے۔"

جنگ یمامہ میں بنو حنیفہ کے بہت سے آدمی مارے گئے، یعقوب زہری نے اپنی کتاب میں اُن کے مقتولین کی تعداد سات ہزار سے زیادہ بتائی ہے لیکن ایک دوسرے قول کی رو سے خالص حنفی صرف سات سو مارے گئے، اُن کے ہاتھوں اسلام پر سخت مصیبت نازل ہوئی تھی لیکن خدا نے اُن کی اینٹ سے اینٹ بجادی اور مسلمان پھر اسی طرح متحد ہوگئے جیسے رسول اللہؐ کی زندگی میں تھے۔

بنو سُلیم کی بغاوت | واقدی نے سفیان بن ابی العوجا کے حوالے سے بنو سُلیم کے ارتداد کا واقعہ بیان کیا ہے سفیان نہ صرف بغاوت کی تفصیلات سے خوب واقف تھے بلکہ نہایت وسیع العلم آدمی تھے جن کو دینی امور میں بھی ثقاہت حاصل تھی، وہ کہتے ہیں کہ کسی غسّانی رئیس نے رسول اللہؐ کو ایک عطردان بھیجا جس میں مشک وعنبر تھا، اس رئیس کے قاصد جب بنو سُلیم کی آراضی (مشرق مدینہ سے وادی القریٰ اور خیبر تک) سے گذر رہے تھے تو انکو رسول اللہؐ کی وفات کی خبر ملی۔ بنو سُلیم کے ایک گروہ نے طے کیا کہ عطردان چھین لیا جائے اور اسلام سے بغاوت کردی جائے، دوسرے گروہ نے کہا کہ ایسا نہیں ہونا چاہیے اگر محمدؐ کا انتقال ہو گیا تو کیا ہے، خدا تو زندۂ جاوید ہے، بنو سُلَیم کی جن شاخوں نے بغاوت کی اُن کے نام یہ ہیں: عُصَیّۃ بنو عُمَیر، بنو عوف، اور بنو جاریہ کے بعض گھرانے، جن لوگوں نے عطردان لوٹا اور اُس کے ٹکڑے کرکے آپس میں بانٹے وہ حَکَم بن مالک بن خالد بن شَرید (مشہور شاعرہ خنسار) کا خاندان تھا، ابوبکر صدیقؓ نے خلیفہ ہوکر مَعْن بن حاجِز کو مراسلہ بھیجا اور اُن کو بنو سلیم کے مسلمانوں کا حاکم مقرر کیا، بنو سلیم میں ارتداد کی آندھی کے وقت اُنھوں نے اچھی خدمت انجام دی، رسول اللہؐ کی وفات کی اطلاع دیکر اُنھوں نے وہ آیتیں تلاوت کیں جو رسول اللہ کے حق میں نازل ہو چکی تھیں مثلاً اِنّکَ میّت واِنھم میّتون، وما محمد الّا رسُول قد خلت من قبلہ الرسل، اُنھوں نے قرآن کی اور آیتیں بھی جو برمحل تھیں، سُنائیں، نتیجہ یہ ہوا کہ بہت سے سُلَیمی اسلام کے وفادار ہو گئے اور باغی عناصر نے الگ الگ ہوکر لوٹ مار شروع کردی۔ جب ابوبکر صدیقؓ نے خالد بن ولید کو مدینہ کے مضافات میں طلیحہ وغیرہ کی بغاوت فرو کرنے بھیجنے کا ارادہ کیا تو اُنھوں نے مَعْن بن حاجز کو لکھا کہ وہ وفادار مسلمانوں کے ساتھ خالد بن ولیدؓ سے جا ملیں اور اپنے بھائی طُرَیفہ بن حاجز کو بنو سُلیم کے وفادار قبائل پر جانشین مقرر کردیں معن نے حکم کی تعمیل کی۔ طُرَیفہ نے مرتد سُلیمیوں سے نونک جھونک شروع کردی، یہ اُن پر چھاپے مارتے اور وہ ان پر۔ اس اثنار میں بنو سلیم کا ایک لیڈر فُجارہ جس کا نام اِیاس بن عبداللہ بن عبد یالیل بن عُمَیر بن خِفاف تھا، ابوبکرؓ کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہا: میں مسلمان ہوں اور باغی عربوں سے جہاد کرنا چاہتا ہوں، آپ میری مدد کیجیے، اگر میرے پاس سامان جنگ ہوتا تو میں آپکو تکلیف نہ دیتا

فُجاءۃ کے آنے سے ابوبکر صدیقؓ خوش ہوئے، انھوں نے اُسے تیس اونٹ اور تیس آدمیوں کے ہتھیار دیئے، فجاءۃ چلا گیا اور مسلمان یا کافر جو بھی اس کو ملتے اُن کا جھاڑ لیتا اور سامان چھین لیتا۔ اگر کوئی سامان دینے سے انکار کرتا تو اپنے مُرتد ساتھیوں کے ساتھ اُن سے لڑتا، مسلمانوں کی ایک جماعت ابوبکر صدیق رضؓ کے پاس آ رہی تھی، مکّہ اور مدینہ کے درمیان ارحَضِیتہ مقام پر فُجاءۃ نے اُن پر چھاپہ مارا اُن کا سامان لوٹ لیا اور اُنھیں قتل کر دیا، اس کا دست راست ایک اور سُلیمی عرب نَجَبہ بن اَبی المثنیٰ (صحیح المبثار) تھا۔ جب ابوبکر صدیق رضؓ کو اس حادثہ کی خبر ہوئی تو اُنھوں نے طُریفہ بن حاجز کو لکھا:

بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم۔ ابوبکر خلیفہ رسول اللّٰہؐ کی طرف سے طُریفہ بن حاجز کو سلام علیک، تم کو معلوم ہو کہ دشمنِ خدا فجاءۃ میرے پاس آیا اور مسلمان ہونے کا دعویٰ کیا اور مجھ سے درخواست کی کہ اسلام سے منحرف عربوں کی سرکوبی کے لئے اس کو ضروری سامان دوں، میں نے اس کی مدد کی اور ضروری سامان فراہم کیا۔ اب مجھے یکّی خبر ملی ہے کہ دشمنِ خدا کیا مسلمان کیا کافر سب کا جھاڑا لیکر اُن کا سامان ہتھیا لیتا ہے اور جو اس کی بات نہیں مانتے اُنھیں تلوار کے گھاٹ اُتار دیتا ہے، میں چاہتا ہوں کہ تم اپنے مسلمان ساتھیوں کو لیکر اس کی سرکوبی کو جاؤ اور اُس کو قتل کر دو یا گرفتار کر کے میرے پاس لے آؤ، والسّلام علیک ورحمۃ اللّٰہ"

(باقی)

شکنتلا

شاعرِ اعظم کالیداس کے شاہکار ڈرامے "ابھگیان شکنتلم" کا اردو منظوم ترجمہ، اردو شاعری کی تاریخ میں اپنی قسم کی پہلی تصنیف۔ از حضرت ساغر نظامی۔

شکنتلا کا یہ منظوم ترجمہ پہلا ترجمہ ہے جس میں کالیداس کے کمال حسن کاری سے صحیح تعارف ہوتا ہے جس میں ڈرامے کے تہذیبی ماحول کو اُبھارا گیا ہے اور قدیم ہند کے سماج روایات اور دیومالا کی تلمیحات کو چابکدستی سے آسان اور ترقی یافتہ اُردو میں منتقل کیا گیا ہے یہ اپنی تکنیک، اسلوب، ڈرامائی خصوصیات، جوش اور روانی اور زبان کی سادگی و نزاکت کے لحاظ سے اتنا پر تاثیر اور بیاختہ ہے کہ ترجمہ نہیں منفرد تصنیف معلوم ہوتا ہے اور صرف پڑھا ہی نہیں جا سکتا ایکٹ بھی کیا جا سکتا ہے ڈی لکس ایڈیشن سائز ۲۰×۲۶/۸ حجم ۴۰۰ صفحات۔ کاغذ ۲۸ پونڈ سپید جلد اعلیٰ اور خوبصورت۔ سہ رنگے سرورق سے مرصع۔ قیمت فی جلد (مجلد) دس روپے علاوہ محصول۔ جلد توجہ کیجئے ورنہ پہلا ایڈیشن ختم ہو جائے گا۔ ملنے کا پتہ:- منیجر ادبی مرکز ۳۵۹ پنڈارہ روڈ نئی دہلی نمبر ۱۱